روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جلد ۳۱ | ۴ ماہ شہادت ۱۳۲۲ھش | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۴ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۔ ماہ شہادت ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں:۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو تلی سے افاقہ ہے۔ البتہ سر درد اور نزلہ کی شکایت بدستور ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں:۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ لعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کیلئے دعا کی جائے۔

کل شام کو مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری مدرس مدرسہ احمدیہ کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دُعا کی:۔ مولوی ظہور حسین صاحب اور

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۲ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا ہونے والا عظیم الشان انقلاب

قادیان ۲ اپریل۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت اہم خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں فرمایا۔ کہ یہ زمانہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسا غیر معمولی زمانہ ہے۔ کہ جس کی مثال پہلے زمانوں میں کسی جہت میں بھی نہیں ملتی۔ اس وقت جو حالات دُنیا میں رونما ہو رہے ہیں۔ یہ سب احمدیت اور اسلام کی ترقی کے لئے ہیں۔ مگر احمدیوں میں بعض لوگ تو ایسے ہیں۔ جو حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ بعض کو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کے مشن کے ساتھ کوئی دلچسپی ہی نہیں۔ وُہ گویا مُردے ہی ہیں۔ جو غیر احمدیوں کے قبرستان سے نکال کر احمدیوں کے قبرستان میں ڈال دیئے گئے ہیں بعض وُہ ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے مبعُوث کیا ہے کہ دوسروں سے حکومتیں لے کر احمدیوں کے حوالے کر دیں۔ ان کے نزدیک احمدیت کا مقصد صرف اتنا ہے۔ کہ نتھو کی جگہ خیرو کو بادشاہ بنا دیا جائے۔ ایسے لوگ بھی دراصل مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ایک تیسرا حصّہ ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ احمدیت کا مقصد بادشاہتوں کا حصول نہیں۔ بلکہ ایک عظیم الشان انقلاب دُنیا میں پیدا کرنا ہے۔ احمدیت کے غلبہ کے یہ معنے نہیں۔ کہ اسی طرح حکومتیں احمدیوں کو دے دی جائیں گی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمام دُنیا کے بڑے بڑے علماء۔ فلاسفر سائنس دان سیاست دان اور ماہرین علوم و فنون کو اللہ تعالیٰ لائے گا۔ اور ان کی تعلیم کا کام احمدیوں کے سپرد ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کرنے والا احمدی وہی ہے۔ جو اس مقصد کو سمجھتا۔ اور اس کے لئے تیاری کرتا ہے۔ خود علم سیکھتا۔ قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور آپکی کتب کو پڑھتا اور بار بار پڑھتا ہے۔ اور ان میں سے خوبصورت اور بیش قیمت ہیرے اور جواہرات حاصل کر کے ایک ہار تیار کرتا اور اس سے پہلے اپنی گردن کو مزین کرتا اور ان لوگوں کی گردنوں کو مزین کرنے کا سامان مہیا کرتا ہے جنکی تعلیم کا کام اس کے سپرد کیا جانیوالا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ کہ میں نے اس سفر میں ایک رؤیا دیکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جنگ ابھی کئی شکلیں بدلنے والا ہے۔ جن میں سے بعض شکلیں اسلام اور احمدیت کے لئے بہت خطرناک ہونگی۔ رؤیا میں صورت حالات کو دیکھ کر میں گھبراتا ہوں اور خیال کرتا ہوں۔ کہ اب ہمیں کوئی اقدام کرنے کی ضرورت ہے اور علی ہیا اسی وقت ایک فرشتہ میرے سامنے آتا اور کہتا ہے کہ "دعا سے کام لینا ہی اچھا ہے۔ آخر وقت تو معلوم ہو گیا ہے"۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ اسلام کے لئے بعض نہایت خطرناک فتنے آنے والے ہیں مگر ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کریں۔ کہ وُہ انہیں دُور کر دے یا ان کی شکل ایسی بدل دے۔ کہ وُہ اسلام اور احمدیت کے لئے مضر نہ رہیں۔ اور اپنے لئے بھی دُعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی انقلابی رُوح پیدا کر دے:۔

خلافت کا نظام مذہب کے دائمی نظام کا حصّہ ہے

اور

خُدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر کا ایک زبردست کرشمہ

(حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے قلم سے)

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ بطور اصُول کے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ دُنیا میں دو طرح کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک وُہ جن کا وجود محض عارضی اور وقتی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور ان میں بنی نوع انسان کے کسی حصّہ کے لئے کوئی حقیقی فائدہ مقصُود نہیں ہوتا۔ اور دُوسری وُہ جو نظام عالم کا حصّہ ہوتی ہیں۔ اور لوگوں کے لئے ان میں کوئی نہ کوئی فائدہ کا پہلو مقصُود ہوتا ہے۔ مقدم الذکر چیزیں دُنیا میں جھاگ کی طرح اُٹھتی اور جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہیں۔ مگر مؤخر الذکر چیزیں جم کر زندگی گزارتی ہیں۔ اور انہیں دُنیا میں قرار حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اما الزبد فیذھب جفاءً ۚ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض (سورۃ رعد)

یعنی جھاگ کی قسم کی چیز تو آناً فاناً گزر کر ختم ہو جاتی ہے۔ مگر نفع دینے والی چیز جم کر زندگی گزارتی ہے۔ اور دُنیا میں قرار حاصل کرتی ہے اس اصل کے ماتحت ہم صحیفۂ قدرت پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں یہ لطیف منظر نظر آتا ہے۔ کہ جو چیز بھی دُنیا کے لئے کسی نہ کسی جہت سے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے قائم رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہے۔ حتّیٰ کہ ادنےٰ سے ادنےٰ جانوروں اور حقیر سے حقیر جڑی بوٹیوں کی بقائے نسل کا انتظام بھی موجود ہے۔ اور قدرت کا مخفی مگر زبردست ہاتھ انہیں مٹنے اور ناپید ہو جانے سے بچائے ہوئے ہے اور صحیفۂ عالم کے زیادہ گہرے مطالعہ سے یہ بات بھی مخفی نہیں رہ سکتی۔ کہ جتنی کوئی چیز بنی نوع انسان کے لئے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اتنا ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی حفاظت کا انتظام زیادہ پختہ اور زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ بھی اسی اصل کے ماتحت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ (سورۃ حجر) یعنی چونکہ قرآنی الہام ایک ہمیشہ کی یادگار قرار دیا گیا ہے۔ اور خدا کا یہ منشاء ہے۔ کہ اب وُہ قیامت تک لوگوں کے بیدار کرنے کا ذریعہ رہے۔ اس لئے خدا خود اس کا محافظ ہوگا۔ اور ہمیشہ ایسے سامان پیدا کرتا رہے گا۔ جو اسے ظاہری اور معنوی ہر دو لحاظ سے محفوظ رکھیں گے۔ گویا قرآنی حفاظت کی وجہ ذکر کے چھوٹے سے لفظ میں مرکوز کر دی گئی ہے:۔

یہی حال نبوت کا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دُنیا کو کسی عظیم الشان فتنہ و فساد میں مبتلا دیکھ کر اسکی اصلاح کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو وُہ کسی شخص کو اپنی طرف سے رسُول یا نبی بنا کر مبعُوث کرتا ہے۔ مگر نبی بہرحال ایک انسان ہوتا ہے۔ اور لوازمات بشری کے ماتحت اس کی زندگی چند گنتی کے سالوں سے زیادہ وفا نہیں کر سکتی۔

اس صورت میں یہ ضروری ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس نبی کے مشن کو کامیاب بنانے اور انتہا تک پہنچانے کے لئے اس کی وفات کے بعد بھی کوئی ایسا انتظام کرے۔ جس کے ذریعہ نبی کا بویا ہوا بیج اپنے کمال کو پہنچ سکے۔ اور وہ اصلاح جو اللہ تعالےٰ نبی کی بعثت سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دنیا میں قائم اور راسخ ہو جائے۔ یہ فدائی نظام جسے گویا نبوت کا تتمہ کہنا چاہیئے خلافت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ ہر عظیم الشان نبی کے بعد اس کے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلفاء کا سلسلہ قائم فرماتا ہے۔ یہ خلفاء بالعموم خود نبی یا مامور نہیں ہوتے۔ مگر نبی کے تربیت یافتہ اور اس کے خداداد مشن کو سمجھنے والے اور اسے چلانے کی اہلیت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور گو وہ خدا کی وحی کے ساتھ کھڑے نہیں ہوتے۔ مگر خدا تعالےٰ اپنی تقدیر خاص کے ماتحت ایسا تصرف فرماتا ہے۔ کہ نبی کے گزر جانے کے بعد وہی لوگ مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہیں۔ جنہیں خدا اس کام کے لئے پسند فرماتا ہے۔ گویا خدا تعالےٰ کی مخفی تاریں مومنوں کے قلوب پر متصرف ہو کر انہیں خود بخود خلافت کے اہل شخص کی طرف پھیر دیتی ہے۔ اسی لئے باوجود اس کے کہ ایک غیر مامور خلیفہ لوگوں کا منتخب شدہ ہوتا ہے۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اور قرآن اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان فرماتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ بظاہر یہ ایک متضاد سی بات نظر آتی ہے۔ کہ ایک شخص جو لوگوں کی کثرت رائے یا اتفاق رائے سے خلیفہ منتخب ہو اس کے تقرر یا انتخاب کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے مگر حق یہی ہے کہ باوجود ظاہری انتخاب کے ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں دراصل خدا کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے۔ اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے جسے خدا کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوا کسی کی مجال نہیں کہ مسند خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے یہی گہری صداقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں مخفی ہے۔ جو آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ابوبکر رضؓ کے متعلق فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اردت ان ارسل الی ابی بکر حتی اکتب کتابا فاعھد ان یتمنی المتمنون ویقول قائل انا اولی ثم قلت یابی اللہ ویدفع المومنون او یدفع اللہ ویابی المومنون۔ (بخاری کتاب الاحکام)

"یعنی میں ابوبکر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنا چاہتا تھا۔ مگر پھر میں نے خیال کیا۔ کہ یہ خدا کا کام ہے۔ خدا ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ نہیں بننے دے گا۔ اور نہ ہی خدائی مشیت کے ماتحت مومنوں کی جماعت ابوبکر کے سوا اور کی خلافت پر راضی ہو سکے گی"۔

اللہ اللہ! اس چھوٹے سے فقرہ میں نظام خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی کثرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کرے گی مگر دراصل اس رائے کے پیچھے خدائے قدیر کی ازلی تقدیر کام کر رہی ہوگی۔ اور وہی ہوگا۔ جو خدا کا منشا ہوگا اور اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور باوجود اس کے کہ اندرونی طور پر انصار نے اپنے میں سے کسی اور شخص کو کھڑا کرنا چاہا۔ اور بیرونی طور پر عرب کے بدوی قبائل نے باغی ہو کر خلافت کے نظام کو ہی ملیامیٹ کر دینے کی تدبیر کی۔ مگر چونکہ ابوبکر خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا۔ اس لئے اس کے اتباع کی قلت اس کے مخالفین کی کثرت کو اس طرح کھا گئی جس طرح سمندر کا پانی اپنے اوپر کی جھاگ کو کھا جاتا ہے

پھر جو الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ سے فرمائے:۔ کہ

"خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ مگر تم اسے نہ اتارنا"۔ (ترمذی)

وہ بھی اسی قدیم سنت الٰہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ دراصل خلیفہ خدا بناتا ہے اور انتخاب کرنے والے لوگ صرف ایک پردہ کا کام دیتے ہیں اور ایک آلہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے جسے خدا اپنی تقدیر کو جاری کرنے کے لئے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرو کہ وہ کیسے پیارے اور کیسے دانائی سے معمور ہیں۔ آنحضرت صلعم خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا کی طرف منسوب فرماتے ہیں اور خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کو لوگوں کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ گویا جو صورت بظاہر نظر آتی ہے۔ اس کے بالکل برعکس ارشاد فرماتے ہیں خلافت کے انتخاب میں بظاہر نظر آنے والی صورت یہ ہے کہ لوگ خلیفہ کو منتخب کرتے ہیں۔ اور خدا بظاہر لاتعلق ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے آنحضرت صلعم ارشاد یہ فرماتے ہیں۔ کہ خلیفہ بناتا خدا ہے مگر مفسد لوگ بعض اوقات خدا کے بنائے ہوئے خلفاء کو معزول کرنے کی کوشش ضرور کیا کرتے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان نکتہ ہے جسے سمجھنے کے بعد کوئی شخص خدا کے فضل سے مسئلہ خلافت کے تعلق میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ دنیا کا ہر نظام وقتی ہے اور عموماً دوروں میں تقسیم شدہ ہوتا ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہوشیار اور چوکس رکھنے کے لئے یہ انکشاف بھی فرما دیا۔ کہ میرے بعد متصل اور مسلسل طور پر خلافت حقہ کا دور صرف تیس سال تک چلے گا۔ جس کے بعد غاصب لوگ ملوکیت کا رنگ اختیار کر لیں گے اور اس کے بعد حسب حالات اور ضرورت زمانہ روحانی خلافت کے دور آتے رہیں گے حتی کہ بالآخر مسیح و مہدی کے نزول کے بعد پھر منہاج نبوت پر ظاہری خلافت کی صورت قائم ہو جائے گی۔ (مسند احمد جلد ۴ عن ابی عبد الرحمٰن سفینہ و مشکوٰۃ باب الانذار)

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کا حصہ اور تتمہ ہے۔ اور نبوت کی خدمت اور تکمیل کے لئے قائم کیا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق قرآن شریف کی آیت استخلاف میں ایسی علامات مقرر فرما دی ہیں۔ جو سچی خلافت کو جھوٹی خلافت سے روز روشن کی طرح ممتاز کر دیتی ہیں فرماتا ہے

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون (سورہ نور)

یعنی خدا تعالےٰ کا یہ پختہ وعدہ ہے۔ کہ وہ عمل صالح بجا لانے والے مومنوں میں سے ملک میں خلفاء مقرر کرے گا۔ (یہ مطلب نہیں کہ جو مومن بھی عمل صالح کرنے والا ہوگا۔ وہ ضرور خلیفہ بنے گا۔ بلکہ اس میں اشارہ یہ ہے۔ کہ جو خلیفہ ہوگا وہ ضرور مومن اور عمل صالح بجا لانے والا ہوگا۔) یہ خلفاء اسی سنت کے مطابق مقرر کئے جائیں گے جس طرح پہلی امتوں میں مقرر کئے گئے۔ اور خدا تعالےٰ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ ان کے ذریعہ سے دنیا میں مضبوطی سے قائم فرما دے گا۔ اور (چونکہ ہر تغیر کے وقت ایک خوف کی حالت پیدا ہوا کرتی ہے) اللہ تعالےٰ ان کی خوف کی حالت کو اپنے فضل سے امن میں بدل دے گا۔ یہ لوگ میرے سچے پرستار ہوں گے۔ اور میرے سوا کسی معبود کے سامنے (خواہ وہ مخفی ہو یا ظاہر) گردن نہیں جھکائیں گے۔ اور جو شخص ایسی نصرت و تائید کو دیکھتے ہوئے بھی اس نظام خلافت سے سرکشی اختیار کرے گا۔ وہ یقیناً خدا کا مجرم اور فاسق سمجھا جائے گا"۔

یہ آیت کریمہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت کے ساتھ خلافت کے نظام سے متعلق قرار دیا ہے۔ اپنے مختصر الفاظ میں ایک نہایت وسیع مضمون کو لئے ہوئے ہے۔ اور اس نقشہ کی بہترین تصویر ہے جو کم و بیش ہر نئی خلافت کے قیام کے وقت دنیا کے سامنے آتا ہے۔ ہر نبی یا خلیفہ کی وفات ایک عظیم زلزلہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اور ہر بعد میں آنے والا خلیفہ ایسے حالات میں مسند خلافت پر قدم رکھتا ہے کہ جب لوگوں کے دل سہمے ہوئے اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔ کہ اب کیا ہوگا۔ مگر پھر لوگوں کے دیکھتے دیکھتے خدا اس آیت کریمہ کے وعدہ کے مطابق اپنی تقدیر کی مخفی تاروں کو کھینچنا شروع کرتا ہے۔ اور خوف کے دنوں کو امن سے بدل کر آہستہ آہستہ جماعت کو کمزوری سے مضبوطی کی طرف یا مضبوط حالت سے مضبوط تر حالت کی طرف اٹھانا شروع کر دیتا ہے۔ اور یہ خلفاء اپنی ذاتی حالت اور دینی خدمت سے اس بات پر مہر لگا دیتے ہیں۔ کہ خدا کی محبت اور خدا کی نصرت کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے۔ اور یہ سلسلہ اپنی ظاہری صورت میں اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک کہ خدا کے علم میں نبی کے لائے ہوئے دین کے استحکام اور اس کے مشن کی تکمیل اور مضبوطی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ یہ خلافت کا نظام جو دراصل نبوت کا حصہ اور تتمہ ہے ہر عظیم الشان نبی کے زمانہ میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد ان کے کام کی تکمیل کے لئے حضرت یوشع خلیفہ ہوئے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد پطرس خلیفہ ہوئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ خلیفہ ہوئے۔ اور چونکہ آنحضرت صلعم کا مشن سارے نبیوں سے زیادہ شاندار اور زیادہ وسیع تھا۔ اس لئے آپ کے بعد خلافت کا نظام بھی سب سے زیادہ نمایاں اور شاندار صورت میں ظہور پذیر ہوا جس کی تیز کرنیں آج تک دنیا کو خیرہ کر رہی ہیں۔ حق یہ ہے کہ اگر نبوت کے ساتھ خلافت کا نظام شامل نہ ہو۔ تو نعوذ باللہ خدا پر ایک خطرناک

الزام عائد ہوتا ہے۔ کہ اس نے دنیا میں ایک اصلاح پیدا کرنی چاہی۔ مگر پھر اس اصلاح کے لئے ایک فرد واحد کو چند سالہ زندگی دے کر وفات دے دی۔ اور اس اصلاحی نظام کو اپنے ہاتھ سے ملیامیٹ کر دیا۔ گویا یہ ایک بلبلا تھا جو سمندر کی سطح پر ظاہر ہوا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے مٹ کر پانی کی مہیب لہروں میں غائب ہو گیا سبحان اللہ ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ ہمارا حکیم و علیم خدا تو وہ خدا ہے۔ کہ جو ایک ادنے سے ادنے نفع دینے والی چیز کو بھی دنیا میں قائم رکھتا۔ اور اس کے قیام کا سامان مہیا کرتا ہے۔ چہ جائیکہ نبوت جیسے جوہر اور ایک مامور کی لائی ہوئی اصلاح کو ایک ہوا کے اڑتے ہوئے جھونکے کی طرح باغ عالم میں لائے۔ اور پھر لوگوں کے دیکھتے دیکھتے۔ اسے ان کی نظروں سے غائب کر دے۔ اور اس کے روح پرور اثر اور حیات افزا تاثیر کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی انتظام نہ فرمائے۔ یقیناً یہ منظر ایک کھیل سے زیادہ نہیں۔ اور کھیل کھیلنا شیطان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ خدا جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کی اہمیت اور وسعت کے مطابق حال اس کے لئے سامان بھی مہیا فرماتا ہے۔ اور اس کام کے دائیں اور بائیں اور اوپر اور نیچے کو ایسی آہنی سلاخوں سے مضبوط کر دیتا ہے۔ کہ پھر جب تک اس کا منشاء ہو کوئی چیز اسے اس کی جگہ سے ہلا نہیں سکتی اسی لئے خدا کی یہ سنت ہے۔ کہ خاص خاص انبیاء کے صرف بعد ہی ان کے مشن کی مضبوطی اور استحکام کے لئے خلافت کا نظام قائم نہیں فرماتا۔ بلکہ ان کی بعثت سے پہلے بھی ان کے لئے رستہ صاف کرنے کی غرض سے بعض لوگوں کو بطور ارہاص یعنی آنے والی منزل کی علامت کے طور پر مبعوث کرتا ہے۔ جو لوگوں کی توجہ کو آنے والے مصلح کے مشن کی طرف پھیرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسے علیہ السلام سے پہلے حضرت یحيٰ بطور ارہاص مبعوث ہوئے۔ اور آنحضرت صلعم سے پہلے متعدد لوگ جو حنفا کہلاتے تھے۔ توحید کے ابتدائی جھونکے بن کر ظاہر ہوئے۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے سید احمد صاحب بریلوی سوئے ہوئے لوگوں کی بیداری کا ذریعہ بن کر آئے۔ کیا ایسے حکیم و دانا خدا سے یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ نبی کی چند سالہ زندگی کے بعد اس کے لائے ہوئے مشن کو بغیر کسی انتظام کے چھوڑ سکتا ہے۔ اور اس بڑھیا کی مثال بن جاتا ہے۔ جو اپنے محنت سے کاتے ہوئے دھاگے اپنے ہاتھ سے تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ میں پھر کہوں گا سبحان اللہ ما قدروا اللہ حق قدرہ (باقی)

امرتسر کے تبلیغی جلسہ کا التوا

جماعت احمدیہ امرتسر کا تبلیغی جلسہ جو ۴ اپریل ۱۹۴۳ء بروز اتوار منعقد ہونے والا تھا بعض وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ دوبارہ تاریخ معین ہونے کی اطلاع دی جائے گی خاکسار ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر

اطفال کا نصاب

اخبار الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء میں جو اطفال کا نصاب شائع ہوا ہے جملہ قائدین و زعماء و دیگر احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ پہلی سہ ماہی ۱۰ مئی کو ختم ہو گی۔ چونکہ اس سہ ماہی میں عموماً بچوں کے امتحانات ہونگے اور تیاری کے لئے کم وقت ملیگا۔ اس لئے کورس مختصر رکھا گیا ہے۔ اس نصاب کا امتحان مرکز کیطرف سے نہیں لیا جائیگا بلکہ آپکو اپنے طور پر امتحان کا انتظام کر کے نتیجہ ہمیں بھجوانا ہو گا۔ امتحان خواہ تحریری ہو خواہ زبانی جیسے مناسب ہو کریں۔ نصاب یہ ہے۔ ۷ سے ۱۰ سال کے بچوں کو کلمہ شہادت با ترجمہ۔ نماز۔ مسجد میں آنے جانے کی دعائیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بطور ٹریسرز سول انجنیئرنگ تقرر کے لئے امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ پانچ اسامیاں ہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ علاوہ ازیں ۲۶ موزوں امیدوار (۵ مسلمان ۲ سکھ ہندوستانی۔ عیسائی اور پارسی ۹ غیر مخصوص) ایک سال کے عرصہ کے لئے فہرست انتظاریہ پر رکھے جائینگے۔ درخواستیں معہ مصدقہ نقول موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰-۴-۴۳ ہے۔ تنخواہ ۶۰-۲-۵۰-۲-۱/۲-۳۰ اور اس کے علاوہ وہ الاؤنس جو قواعد کے ماتحت دیئے جا سکتے ہوں۔ تعلیمی اوصاف:۔ پنجاب کالج آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا "بی" کلاس سرٹیفکیٹ یا ٹامسن انجنیئرنگ کالج رڑکی یا گورنمنٹ کالج آف انجنیئرنگ رسول کا سرٹیفکیٹ ڈرافٹسمینی یا کسی ٹیکنیکل سکول یا کالج کا اس کے مترادف سرٹیفکیٹ۔ انگریزی کی قابلیت میٹرک کے برابر ہونی چاہیئے۔ جو امیدوار پریکٹیکل تجربہ اور پوری طرح لائق ٹریسر کی قابلیت کا ثبوت دے سکتے ہوں وہ بھی زیر غور لائے جائینگے۔ عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان۔ مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پتہ درج ہو بھیجنے پر حاصل کی جا سکتی ہیں ؎

دیہاتی تبلیغ کی سکیم میں نام پیش کرنیوالوں کو اطلاع

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُن احباب کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جنہوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر دیہاتی تبلیغ کی سکیم میں اپنے نام پیش کئے ہیں۔ احباب اس کو غور سے ملاحظہ فرمالیں۔ جس دوست نے اپنا نام بھیجا ہو۔ اور اس میں درج نہ ہو۔ وہ مہربانی کرکے فوراً دوبارہ اطلاع دیں۔ تاکہ پھر انٹرویو کے لئے بلایا جاسکے۔

(خاکسار محمد عبداللہ اعجاز پرائیویٹ سکرٹری)

فہرست ہائے دیہاتی مبلغین معہ پتہ جات

نمبر شمار	نام درخواست کنندہ	نمبر شمار	نام درخواست کنندہ
۱	عبدالرحیم صاحب سکنہ دھوڑیاں تحصیل بھنڈر ڈاک خانہ دھرم سالہ ریاست پونچھ حال وارد قادیان	۲۸	عبدالقادر صاحب سکنہ جوڑانوالہ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ
۲	قاضی غلام احمد صاحب ساکن ڈلّہ حال قادیان محلہ مسجد فضل وارڈ نمبر ۳	۲۹	ناصر احمد صاحب سکنہ نانوڈوگر انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ
۳	غلام نبی صاحب کلیان پور ضلع لائلپور۔	۳۰	شیخ محمد صاحب اول مدرس ڈی۔بی پرائمری سکول چک کھیوا والہ بودلہ تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور۔
۴	عبدالحق صاحب شاکر سکنہ نوانکوٹ انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ حال ملازم دفتر پرائیویٹ سکرٹری قادیان	۳۱	ظہور الحق صاحب ککے زئی بھیل چک ڈاکخانہ زہیریوالہ ضلع گورداسپور
۵	محمود احمد صاحب برادر سیٹھ عبداللطیف صاحب ٹی سنڈیکیٹ اندرون تہاپل حیدرآباد دکن	۳۲	مولوی اللہ دتا صاحب مبشر موضع بھڑتانوالہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ
۶	رحیم بخش صاحب جماعت احمدیہ کریم پور۔	۳۳	احمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تاروا البور ٹپرہ بنگال
۷	دین محمد صاحب جماعت احمدیہ کریم پور۔	۳۴	سید بدرالدین صاحب معرفت ضیاء الحق صاحب امیر جماعت انجمن احمدیہ سونگڑہ
۸	نور محمد صاحب نعیم خدام الاحمدیہ توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی	۳۵	صاحبزادہ ہبۃ اللہ صاحب پسر صاحبزادہ عبدالسلام صاحب احمدی سرائے نورنگ بنوں
۹	حکیم بہادر خان صاحب ساکن اودے پور ڈاکخانہ و ضلع شاہجہانپور	۳۶	بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان۔
۱۰	سید علی اصغر شاہ صاحب چک ۱۱۶ ج ب ڈاکخانہ چک ۱۹۹ ج ب علاقہ سرگودھا	۳۷	رشید احمد محمود صاحب (جنیوٹی) ولد مولوی محمد حسین صاحب جنیوٹی مرحوم بر مکان ملک محمد طفیل صاحب آرے والے
۱۱	محمد عبداللہ صاحب شیخ دوکاندار ریاست پٹیالہ	۳۸	غلام حسین صاحب ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور حال ملازم سٹار ہوزری ورکس قادیان دارالامان
۱۲	علی محمد صاحب لوہار ساکن منڈی واربرٹن حال قادیان	۳۹	فضل الدین صاحب ملازم محکمہ زراعت مکیریاں ضلع ہوشیارپور
۱۳	محمد الدین صاحب سکنہ رڈھال تحصیل کبیر والہ۔	۴۰	عطاء اللہ صاحب آبادکار چک نمبر ۳۵ جنوبی ڈاک خانہ چک نمبر ۴۳ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا۔
۱۴	محمد نذیر صاحب ملاح سکنہ میانی تیر ضلع گورداسپور	۴۱	محمد عبدالسمیع صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ امروہہ۔ محلہ دارالشکر حال وارد قادیان دارالامان۔
۱۵	سید محمد امین صاحب پسر سید ولایت شاہ صاحب انجمن احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ	۴۲	محمد ابراہیم صاحب مددگار کارکن تحریک جدید۔
۱۶	سعید احمد صاحب پسر چوہدری محمد اکرم صاحب پٹواری گنج مغلپورہ لاہور	۴۳	حکیم عبدالرشید صاحب اجنالہ ضلع امرتسر
۱۷	عظیم خان صاحب سیرانی۔ ڈیرہ غازیخان۔	۴۴	عبداللطیف صاحب ولد نور احمد صاحب معرفت حکیم عبدالرحمن صاحب قریشی ماچھی واڑہ
۱۸	محمد عطاء اللہ صاحب معرفت سردار خان صاحب محاسب دفتر وزارت ریاسی ریاست جموں۔	۴۵	مولوی محمد صدیق صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ڈاک خانہ کنجاہ تحصیل و ضلع گجرات
۱۹	سید ولایت شاہ صاحب ساکن ملکپور خورد ضلع گجرات۔	۴۶	محمد بخش صاحب چھاؤنی جالندھر حال قادیان دارالامان
۲۰	غلام محمد صاحب ساکن کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ	۴۷	محمد الدین صاحب سابق مبلغ آدرحمہ حال سرگودھا۔
۲۱	محمد شریف صاحب " " " " "	۴۸	غلام رسول صاحب پسر ڈاکٹر محمد بخش صاحب ملازم نشر و اشاعت قادیان
۲۲	عبدالحمید صاحب " " " " "	۴۹	سید صمصام الدین صاحب نگر پاکٹنگ
۲۳	غلام نبی صاحب ساکن چک ۲۴۳ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔	۵۰	شریف احمد صاحب گھنڈ کے ججہ سیالکوٹ۔
۲۴	محمود احمد صاحب پروپرائیٹر چیف بوٹ ہاؤس صدر بازار سیالکوٹ	۵۱	خورشید احمد صاحب " "
۲۵	سید احمد صاحب لائلپوری موذن مسجد مبارک قادیان	۵۲	عبدالجبار صاحب بھیرہ چیچی
۲۶	محمد عبداللہ صاحب سکنہ اروپہ ضلع گوجرانوالہ۔		
۲۷	امیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائلپور		

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲ر اپریل۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل تیسرے پہر بیس جاپانی طیاروں نے جنوب مشرقی بنگال میں فینی پر حملہ کیا۔ گیارہ برطانی طیاروں نے ان کو روکا اور ایک وسیع علاقہ میں کئی ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ پانچ طیارے برباد کرد ئے گئے۔ اور کئی ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔ ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز کام آیا مگر اس کا ہوا باز سلامت ہے۔ برطانی طیاروں نے برما میں ماگوے پر حملہ کیا۔ اور دریائے چندوین میں دشمن کی کشتیوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ کل کچھ جاپانی طیاروں نے باڈلی بازار میں بعض کھیتوں میں بم گرائے۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ جنوبی ٹیونیشیا میں امریکن افواج برطانی آٹھویں فوج سے جاملنے کے لئے برابر بڑھ رہی ہیں۔ آٹھویں فوج کے جو دستے قابس سے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ اب تیرہ میل آگے جاچکے ہیں۔ دشمن کے دستوں سے انکی جھڑپیں ہورہی ہیں۔

ماسکو ۲ر اپریل۔ روس میں سوائے کوبان کے علاقہ کے سب جگہ لڑائی مدھم ہے۔ کوبان علاقہ میں روسیوں نے اور تین دیہات پر قبضہ کرلیا ہے۔ سمالنسک کے محاذ پر روسی اپنی چوکیوں کو مضبوط بنارہے ہیں۔

لنڈن ۲ر اپریل۔ بحرالکاہل کے محاذ پر اتحادی طیاروں نے نیوگنی کے کنارے کے ساتھ جاپانی چوکیوں پر حملے کئے۔ اور کئی جگہ آگ لگادی۔ نیوگنی میں آسٹریلین افواج موبو کے آس پاس پہنچ چکی ہیں۔

دہلی ۱ر اپریل۔ آج سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سیشن ختم ہوگیا۔ مسٹر کرشن اچاریہ نے گاندھی جی سے ملاقات کی اجازت نہ دینے کے سوال پر بحث کے لئے تحریک التوا پیش کرنا چاہی۔ مگر سپیکر نے اسے خلاف قانون قرار دیکر اجازت نہ دی۔

لنڈن یکم اپریل۔ برطانیہ کی وزارت سپلائی کی طرف سے ایک سپلائی مشن ہندوستان بھیجا جارہا ہے، جس کے لیڈر مسٹر ایلیٹ ایسٹرن گروپ سپلائی کونسل کے صدر ہیں۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند اس بات پر غور کررہی ہے کہ دھاگہ کی قیمتوں پر کنٹرول کیا جائے۔

اوٹاوہ یکم اپریل۔ فرانسیسی اور کینیڈین رپورٹروں کے ساتھ پریس کانفرنس میں جب مسٹر ایڈن سے سوال کیا گیا۔ کہ جنگ کے جلد ختم ہونے کا کوئی امکان ہے تو مسٹر ایڈن نے کہا کہ یہ افریقہ اور روس اور مشرق بعید سے حوصلہ افزا خبریں آرہی ہیں۔ لیکن ہمیں ان سے گمراہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور دشمن کی قوت کا احساس کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۳ر اپریل۔ جنوبی ٹیونیشیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج اب ایسی جگہ پہنچ چکی ہے کہ جہاں دشمن اس کا سخت مقابلہ کررہا ہے۔ آٹھویں فوج اب دشمن کی بچاؤ کی دوسری لائن پر حملہ کرنے کی تیاری کررہی ہے۔ یہ لائن قابس سے ۲۵ میل شمال کی طرف ہے۔ دشمن پر دباؤ برابر بڑھ رہا ہے۔ پہلی برطانی فوج بھی شمال اور مشرق کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور اہم علاقہ پر قبضہ کررہی ہے۔ اس علاقہ میں چار روز سے لگاتار بارش ہورہی ہے۔ اور ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے۔ وسطی ٹیونیشیا میں جرمنوں نے کل زور کا جوابی حملہ کیا ہے۔ یہ حملہ القطار سے ۱۴ میل جنوب کی طرف امریکنوں کے خلاف ہے۔ ابھی اس کا پورا حال معلوم نہیں ہوا۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ قابس سے کامیابی کیساتھ ہٹنے کے بعد رومیل کی فوجیں وسطی محاذ پر مارشل آرنیم کی فوجوں سے آملی ہیں۔ ایک سو اتحادی طیاروں نے سفاکس کے پاس دشمن کے ایک اہم اڈہ پر خوفناک حملہ کیا۔

واشنگٹن ۳ر اپریل۔ امریکن وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ میں اشیاء خور و نوش کی سپلائی کے بارہ میں جو کانفرنس ہونیوالی ہے۔ اس میں روس نے بھی شرکت منظور کرلی ہے۔

ماسکو ۳ر اپریل۔ روس میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئی ہیں۔ روسی سمالنسک کے محاذ پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور ایک مضبوط چوکی دشمن سے چھین لی ہے۔ ڈونیٹز کے محاذ پر روسی مورچوں کے کمزور حصہ کا پتہ لگانے کے لئے جرمن برابر حملے کررہے ہیں۔ روسیوں نے اس موسم سرما میں دشمن کے ۸ لاکھ پچاس ہزار آدمی مار دئے یا مجروح کئے۔ اور $3\frac{1}{2}$ لاکھ پکڑ لئے ہیں۔ دشمن کے پانچ ہزار طیارے ۹ ہزار ٹینک اور بیس ہزار توپیں۔ برباد کردی گئیں۔ یا ان پر قبضہ کرلیا گیا۔

کلکتہ ۳ر اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ آئین کے تعطل کے نتیجہ میں ضمنی انتخابات ملتوی نہیں کئے جائیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر